بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافتِ ارضی اور فرشتے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالیٰ	..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	..	فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق	..	دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیری نکتہ

۱۴۱۷ھ

قارئین کرام! رسالہ "حبل اللہ" اشاعت نمبر ۹ صفحہ ۲۵ پڑھا، پڑھ کر حیرت ہوئی کہ خود ساختہ توحید پرست ضد اور ہٹ دھرمی میں جماعت المسلمین کی طرف شرک جیسے قبیح فعل کو منسوب کر کے جماعت المسلمین کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ جب جماعت حقہ صحیح دین کی تبلیغ کرنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے تو مفاد پرست قوتیں اکٹھی ہو کر اس کے خلاف اُمڈ آتی ہیں اور اس جماعت کے ساتھ تزاحم و تخاصم کی ہنگامہ آرائیاں شد و مد سے شروع کر دیتی ہیں تاکہ فرقہ پرستوں کو پھلنے اور پھولنے کا موقع فراہم کیا جائے اور صحیح دین اور حق پرستوں کو پنپنے کا موقع نہ جائے۔

قارئین کرام! ان شاء اللہ العزیز اب ایسا نہیں ہوگا۔ جماعت المسلمین تمام فرقوں سے نبرد آزما ہے اور ان تمام فرقوں سے دلائل کے میدان میں مقابلہ کر رہی ہے اور دلائل سے ان کو شکستِ فاش دے رہی ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی دیتی رہے گی۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب ہم آپ کے سامنے وہ مسئلہ پیش کرتے ہیں جس کو "حبل اللہ والے" شرک سمجھ بیٹھے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے :۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

(البقرۃ ـ ۳۰)

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا: (اے اللہ تعالیٰ) تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنا رہا ہے جو زمین میں فساد مچائے اور خونریزی کرے (خلیفہ بنائے جانے کے تو ہم زیادہ مستحق ہیں) اس لئے کہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں، (فساد اور خونریزی سے مبرا ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یہ ترجمہ جناب مسعود احمد صاحب، امیر جماعت المسلمین نے کیا ہے اور پھر تفسیر اس کی اس طرح سے کی ہے :۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تحمید وتقدیس بیان کرنے کا طریقہ بتایا تھا وہ تحمید وتقدیس میں اپنا وقت گذارا کرتے تھے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے آپ کو خلافتِ ارضی کا اہل سمجھتے تھے، اگرچہ انہوں نے صراحتاً اس بات کا ذکر نہیں کیا لیکن ان کے دل میں یہ خیال موجود تھا۔ (تفسیر قرآنِ عزیز ۱/۲۰۲)

اب اعتراض یہ ہے کہ مسعودؔ احمد صاحب کو فرشتوں کے دل کا حال کیسے معلوم ہو گیا؟ قرآن مجید اور حدیث میں تو یہ کہیں نہیں ہے کہ فرشتوں نے یہ کہا ہو کہ خلافتِ ارضی ہم کو ملنی چاہیئے۔ دل کا حال تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مسعود احمد صاحب نے فرشتوں کے دل کی بات بتا کر شرک کیا ہے۔

آیئے ہم قرآن مجید، احادیث سے دلائل دیتے ہیں یعنی وہ آیات اور احادیث پیش کرتے ہیں جن میں الفاظ کی دلالت سے کوئی خاص مفہوم تو نکلتا ہے لیکن اس مفہوم کے لئے صراحت کے ساتھ الفاظ نہیں۔

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے :-

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○

(یوسف - ۲۳)

اور اس عورت نے جس کے گھر میں وہ رہتے تھے، ان کو (اپنی مطلب برآری کے لئے) پھسلانا چاہا اس نے (گھر کے) تمام دروازے بند کر دیئے اور یوسف (علیہ السلام) سے کہا آؤ (جلدی کرو) یوسف (علیہ السلام) نے کہا: اللہ کی پناہ، وہ میرا رب ہے (اس نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے) کہ مجھے اچھا ٹھکانہ دیا (کیا میں اس کی ناشکری کروں اور ایسا کام کروں جس سے وہ ناراض ہو جائے یہ تو بہت بڑا گناہ ہے) اور گناہ گار (کبھی) فلاح نہیں پاتے۔

قارئینِ کرام! تمام ائمہ اور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ وہ عورت زنا کی خواہشمند تھی لیکن صراحت کے ساتھ یہ بات آیت میں مذکور نہیں ہے۔ ائمہ اور علماء کو نہ جانے دل کا حال کیسے معلوم ہو گیا، کیا وہ عالم الغیب تھے؟ انہوں نے دل کا حال بتا کر شرک کیا؟ نہیں نہ انہوں نے شرک کیا نہ وہ عالم الغیب تھے، انہوں نے تو الفاظ کی دلالت سے یہ بات کہی اور بالکل صحیح کہی، اس لئے کہ آیت کی عبارت اسی مفہوم کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ بالکل اسی طرح الفاظ کی دلالت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ فرشتے خلافتِ ارضی کے خواہشمند تھے۔ نہ مسعودؔ احمد صاحب نے شرک کیا اور نہ وہ دل کا حال جانتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا دلالت النص سے کہا۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ (محمد - ۷) اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ من ذٰلک) اللہ تعالیٰ کو بھی انسانوں کی مدد کی ضرورت ہے اور یہ

قطعاً باطل ہے۔ یہاں ترجمہ اس طرح ہوگا :۔

اگر تم اللہ کے (دین) کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا ۔

اب اگر کوئی نادان یہ کہدے کہ "دین" کا لفظ تو آیت میں نہیں ہے۔ مترجم کو اللہ تعالیٰ کی منشاء کا علم کیسے ہوگیا؟ تو جواباً عرض ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ مدد کا محتاج نہیں۔ لہٰذا آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات مراد نہیں ہے بلکہ اللہ کا دین مراد ہے۔ الغرض، ترجمہ میں لفظ "دین" کا اضافہ شرک نہیں ہوگا۔

(۳) اسی سلسلہ میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ (نمل ۔۵۴)

اور جب لوط (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم (لڑکوں) کے پاس بے حیائی کے کام کے لئے جاتے ہو۔

(۴) اللہ تبارک وتعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے :۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ (هود ۔ ۷۸)

لوط (علیہ السلام) نے کہا : اے میری قوم یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں جو تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں ۔

(۵) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؀ (حجر ۔ ۷۱)

لوط (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو یہ میری بیٹیاں (حاضر) ہیں ۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیات کا طرز بتا رہا ہے کہ لوط علیہ السلام کی قوم کے لوگ خلافِ وضع فطری فعل کرنے کے خواہشمند تھے، لیکن آیات میں اس عمل کے الفاظ نہیں ہیں یعنی عبارت النص سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہوتا ہے۔ دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ کیا حضرت لوط علیہ السلام بغیر نکاح کے اپنی لڑکیاں پیش کر رہے تھے۔ اگر "نکاح" کا لفظ لگا دیا جائے تو کیا ترجمہ کرنے والا عالم الغیب قرار پائے گا؟ نہیں ہرگز نہیں، تو پھر للہ ذرا سوچ سمجھ کر کسی پر شرک کا الزام عائد کیا ہوتا۔

اب ہم ایک اہلحدیث عالم جناب ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کو امام الہند کہا جاتا ہے کی مثال پیش کرتے ہیں۔ وہ بھی سورۃ البقرہ کی ان آیات کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔

تفسیر ثنائی

ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں: "آپ ایسے شخص کو نائب بناتے ہیں جو اس زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔ اگر خلیفہ ہی بنانا منظور ہو تو ہم خاکسارانِ خدامِ قدیمی اس منصب کے لئے ہر طرح سے قابل ہیں، اس لئے کہ ہم تو علاوہ اخلاص قلبی کے تیری خوبیاں بیان کرتے رہتے ہیں اور تجھے پاکی کے لئے یاد کرتے ہیں۔" (تفسیر ثنائی مکمل ص۸)

الغرض اور بھی مفسرین نے اسی طرح تفسیر کی ہے تو کیا وہ سب مشرک تھے؟ جناب مسعود احمد صاحب نے کوئی نرالی اور نئی تفسیر نہیں کی جس پر یہ طوفان کھڑا کیا گیا ہے اور نہ مسعود احمد صاحب نے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ

کیا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں کہتے کہ میں دلوں کا حال جانتا ہوں، انہوں نے تو جو مفہوم آیات کے سیاق و سباق سے نکل رہا ہے پیش کر دیا۔

بہر حال غلط فہمی دور کیجئے اور کم علمی کی بنیاد پر غلط فتوے دے کر جماعت المسلمین کو بدنام نہ کیجئے، جماعت المسلمین کو بدنام کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کے دین کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

یہ تفسیر احادیث سے ثابت ہے

اب ہم ان آیات کی تفسیر کو احادیث صحیحہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ثابت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

انه سمع نبی صلی اللّٰهُ علیه وسلم یقول ان اٰدم علیه السّلام لما اهبطه الله الی الارض قالت الملائکة ای رب أتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء و نحن نسبح بحمدك و نقدس لك قال انی اعلم مالا تعلمون، قالوا و انا نحن اطوع لك من بنی اٰدم قال الله تعالیٰ للملائکة هلموا ملکین حتّٰی نهبطهما الی الارض فننظر کیف یعملون قالوا ربنا هاروت وماروت فاهبطا الی الارض و مثلت لَهُمَا الزهرة امراَةً مَنْ احسن البشر فجاءتهما فسألاها نفسها فقالت لا والله حتّٰی تتکلما بهذه الکلمة من الاشراك فقالا لا والله لا نشرك بالله شیئًا ابدا۔ فذهبت عنهما ثم رجعت بصبی تحمله فسألاها نفسها فقالت لا والله حتّٰی تقتلا هذا الصبی فقالا لا نَقْتُلُهُ ابدًا فذهبت ثم رجعت بقدح خمر تحمله فسألاها نفسها فقالت لا والله حتّٰی تشربا هذا الخمر فشربا فسکرا فوقعا

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمین پر اتارنے کا ارادہ کیا تو فرشتوں نے کہا: اے رب کیا تو آدم کو زمین میں خلیفہ بنائے گا؟ وہ اس میں فساد کریگا اور خون خرابہ کریگا اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا: ہم بنی آدم کے مقابلہ میں تیری زیادہ اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تم دو فرشتے لے آؤ یہاں تک کہ ہم ان کو زمین میں اتارتے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دونوں (دنیا میں) کیسے عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ ہاروت و ماروت حاضر ہیں۔ پھر ان دونوں فرشتوں کو زمین پر اتار دیا گیا۔ ان دونوں کے لئے لوگوں میں سے ایک حسین ترین عورت کو زہرہ کی شکل دے دی گئی۔ پھر وہ عورت ان دونوں فرشتوں کے پاس آئی۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے اس عورت سے اس کے نفس کا سوال کیا یعنی تو ہماری ہوجا۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم نہیں یہاں تک کہ تم کوئی شرکیہ کلمہ نہ کہو، ان دونوں فرشتوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم ہم اللہ کے ساتھ کبھی بھی ذرا برابر شرک نہیں کریں گے۔ پھر وہ عورت ان دونوں کے پاس سے چلی گئی۔ پھر وہ ایک

علیها وقتلا الصبی فلما افاقا قالت المرأة واللہ ما ترکتما شیئا ابیتماہ علیّ الا قد فعلتماہ حین سکرتما فخیرا بین عذاب الدنیا وعذاب الآخرۃ فاختارا عذاب الدنیا۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۲۲/۸ والبیہقی فی الشعب الایمان ۱۸۰/۱ عن عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحاکم وصححہ۔ الدر المنثور فی التفسیر المأثور ۱۱۵/۱ والفتح الربانی ۲۰۷۱/۱۸ وفتح القدیر ۱۲۳/۱) (مجمع الزوائد ۳۱۵/۶ و ۶۸/۵ ورواتہ ثقات) (الترغیب والترھیب للمنذری ۲/۲۶۰) (موارد الظمان ص۴۲۵ ۔عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) (فتح الباری ۲۲۵/۱۰ و حسنہ حافظ ابن حجر)۔

بچہ اٹھالائی۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے اس عورت سے اس کے نفس کا سوال کیا، یعنی تو ہماری ہو جا۔ اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم جب تک تم اس بچہ کو قتل نہ کر دو میں تمہاری نہیں ہو سکتی۔ ان فرشتوں نے کہا: اللہ کی قسم ہم کبھی بھی اس بچہ کو قتل نہیں کریں گے۔ پھر وہ عورت چلی گئی۔ پھر واپس آئی، اس حال میں کہ اس نے ایک شراب کا پیالہ اٹھایا ہوا تھا۔ پھر فرشتوں نے اس سے اس کے نفس کا سوال کیا یعنی تو ہماری ہو جا۔ اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم نہیں یہاں تک کہ تم یہ شراب پی لو۔ ان فرشتوں نے شراب پی لی۔ پھر ان دونوں کو نشہ چڑھ گیا۔ وہ دونوں اس عورت پر واقع ہو گئے اور بچہ کو بھی قتل کر دیا۔ جب ان کا نشہ جاتا رہا تو عورت نے کہا: تم دونوں میرے کہنے سے جو کام نہیں کر رہے تھے (اب تم نے نشہ کی حالت میں) اللہ کی قسم اس میں سے کوئی بھی کام نہیں چھوڑا مگر تم نے اس کو کر دیا۔ پھر ان دونوں فرشتوں کو دنیا اور آخرت کی سزا کے درمیان اختیار دیا گیا، انہوں نے دنیا کی سزا اختیار کر لی۔

حدیث کی صحت پر بحث

مندرجہ بالا حدیث کو اگرچہ امام حاکم، امام ابن حبان نے صحیح کہا اور امام ذہبی نے امام حاکم کی موافقت کی ہے اور علامہ ہیثمی نے رواتہ ثقات کہا ہے مگر ہم پھر بھی وضاحت کرتے ہیں۔

علامہ ہیثمی کہتے ہیں :۔

رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح غیر موسیٰ بن جبیر وھو ثقۃ (مجمع الزوائد)

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے، اس کے تمام راوی صحیح ہیں سوائے موسیٰ بن جبیر کے، وہ ثقہ ہے۔

علامہ ذہبی کہتے ہیں :۔

موسیٰ بن جبیر المدنی ثقہ ہے۔ (الکاشف)

امام ابن حبان کہتے ہیں :۔ موسیٰ بن جبیر ثقہ ہے مگر خطاء کرتا ہے اور کبھی مخالفت۔ (تہذیب)

امام بخاری نے موسیٰ بن جبیر کو ثقہ کہا ہے اور نہ ضعیف (تاریخ کبیر ۷/۲۸۱)
امام عبدالرحمن ابن ابی حاتم نے بھی ثقہ کہا ہے اور نہ ضعیف (الجرح والتعدیل ۸/۱۳۹)
موسیٰ بن جبیر نے کسی حدیث کی یا کسی راوی کی مخالفت نہیں کی۔ مزید برآں امام بیہقی نے ایک روایت اور اس کی متابعت میں نقل کی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے :۔

عن موسیٰ بن جبیر عن موسیٰ بن عقبة عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم (رواه البیہقی فی شعب الایمان ۱/۱۸۰)

پہلی روایت موسیٰ بن جبیر عن نافع عن ابن عمر سے مرفوعاً آئی ہے اور دوسری روایت موسیٰ بن جبیر عن موسیٰ بن عقبہ عن سالم عن ابن عمر سے مرفوعاً آئی ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ عن نافع عن ابن عمر سے عن سالم عن ابن عمر زیادہ صحیح ہے تو جواباً عرض ہے کہ دونوں طریق موجود ہیں۔ اب مرفوع حدیث کے صحیح ہونے میں کیا کسر رہ گئی؟
امام بیہقی کہتے ہیں :۔

ورویناه من وجه آخر عن مجاهد عن ابن عمر موقوفاً علیه وهو اصح فان ابن عمر انما اخذه عن کعب (رواه البیہقی فی شعب الایمان ۱/۱۸۱)

اور ہم نے ایک دوسری روایت مجاہد سے پھر ابن عمر سے موقوفاً بیان کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ ابن عمر نے کعب سے یہ روایت لی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعبؓ سے روایت کرتے ہیں :۔

ذکرت الملائکة بنی آدم وما یأتون من الذنوب قال فاختاروا منکم ملکین فاختاروا هاروت وماروت فقال لهما انی ارسل رسولی الی الناس والناس ولیس بینی وبینکم رسل انزلا فلا تشرکا بی شیئاً ولا تسرقا ولا تزنیا (حوالہ مذکورہ)

فرشتوں نے بنی آدم کا اور جو گناہ وہ کر سکتے تھے، ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو۔ انہوں نے ہاروت و ماروت کو منتخب کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں فرشتوں سے فرمایا: میں تمہیں اپنا قاصد بنا کر لوگوں کی طرف بھیج رہا ہوں میرے اور تمہارے درمیان اور قاصد نہیں ہیں۔ (دیکھو) میرے ساتھ ذرا برابر شرک نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا۔ (اب) تم (دنیا میں) اتر جاؤ۔

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ موقوف روایت محفوظ ہے اور زیادہ صحیح ہے۔ متابعت ثالثہ ملاحظہ فرمایئے جو مرفوعاً آئی ہے :۔

حدثنا علی بن احمد حدثنا هشام بن علی بن هشام
حدثنا عبدالله بن رجاء حدثنا سعید بن سلمة حدثنا موسیٰ بن سرجس عن

نافع عن ابن عمر سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الفتح الربانی ۱۸/۷۱ وابن ابی مردویہ)

اس روایت میں موسیٰ بن سرجس ہے. موسیٰ بن سرجس کی حدیث کو ایک دوسری حدیث کی سند میں امام ترمذی نے حسن کہا ہے. (رواہ الترمذی ۳/۳۰۸)

علّامہ ساعاتی کہتے ہیں :-

ثم ذکر الحافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ لہ طرقاً اخری عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الفتح الربانی ۱۸/۷۱)

پھر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی کئی طرق روایت کئے ہیں۔

امام بخاری نے تاریخ کبیر ۷/۲۸۵ پر اور امام ذہبی نے الکاشف ۳/۱۶۲ پر سکوت کیا ہے یعنی ثقہ کہا ہے اور نہ ضعیف۔

متابعت رابعۃ یہ بھی مرفوع ہے.

ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو فرج بن فضالۃ عن معاویۃ عن نافع کے طریق سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن معین نے فرج بن فضالہ کو ضعیف کہا ہے۔ (رواہ احمد طبع احمد محمد شاکر جزء ۹ صـ۳۸)

فرج بن فضالہ کی تحقیق

امام عبدالرحمٰن کہتے ہیں :-

فسألت ابی عن فرج بن فضالۃ فقال صدوق یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ حدیثہ عن یحییٰ بن سعید فیہ انکار وھو فی غیرہ احسن حالاً (الجرح والتعدیل ۷/۸۶ وتہذیب)

میں نے اپنے والد صاحب سے فرج بن فضالہ کے بارے میں معلوم کیا. انہوں نے کہا وہ صَدوق ہے. حدیثیں لکھتا تھا. اس کی حدیث یحییٰ بن سعید سے حجت نہیں ہوتی. اس میں نکارت ہوتی ہے. یحییٰ بن سعید کے علاوہ اس کا معاملہ بہت اچھا ہے۔

مندرجہ بالا روایت میں یحییٰ بن سعید نہیں ہے.

امام ذہبی کہتے ہیں :-

ضعفہ الدارقطنی وغیرہ وقواہ احمد (الکاشف ۲/۳۲۶)

دارقطنی اور دوسرے ائمہ نے فرج بن فضالہ کو ضعیف کہا ہے اور امام احمد نے اس کے (معاملہ) کو قوی بتایا ہے۔

امام احمد کہتے ہیں :-

اذا حدث عن الشامیین فلیس

جب فرج بن فضالہ شامیین سے روایت کرے تو

بہ بأس (میزان وتہذیب) — کوئی مضائقہ نہیں۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں :۔

ما رأیت شامیًا اثبت من فرج بن فضالۃ وانا استخیر اللہ فی الحدیث عنہ (میزان وتہذیب)

فرج بن فضالہ کے مقابلہ میں کسی شامی کی روایت میں نے زیادہ صحیح نہیں دیکھی اور میں حدیث میں اس کے سلسلہ میں اللہ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

فرج بن فضالہ اس روایت میں معاویہ بن سلام سے روایت کر رہے ہیں اور معاویہ شامی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں :۔

(فرج بن فضالہ) صالح الحدیث (میزان وتہذیب) — فرج بن فضالہ صالح الحدیث ہے۔

امام عثمان بن سعید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے کہا :۔

فالفرج بن فضالۃ؟ قال لیس بہ بأس (کامل ابن عدی ۶/۲۸)

فرج بن فضالہ کے (بارے میں آپ کیا کہتے ہیں) انھوں نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔

یحییٰ بن معین، یحییٰ بن سعید والی روایت میں فرج بن فضالہ کو ضعیف مانتے ہیں جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں :۔

غریب تفرد بہ فرج وھو ضعیف من قبل حفظہ (میزان)

(یہ حدیث) غریب ہے۔ فرج بن فضالہ جب تفرد کرے تو کمزور حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہوتا ہے۔

فرج بن فضالہ نے ابن عمر کی روایت میں تفرد نہیں کیا بلکہ موسیٰ بن جبیر، موسیٰ بن سرجس کی تائید کی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ لہٰذا روایت کے جید ہونے میں کیا کسر رہ گئی۔ مگر فرج بن فضالہ جب منفرد، اکیلا روایت کریگا، کسی کی متابعت نہیں کرے گا تو اس کی روایت بدستور ضعیف رہے گی۔

ایک اور روایت موقوفًا ہے جو اس واقعہ کی تائید کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں :۔

لقد اخرج اللہ آدم من الجنۃ قبل ان یدخلہا احد قال اللہ تعالیٰ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء وقد کان فیہا قبل ان یخلق بالفی عام الجن بنو الجان فافسدوا فی الارض وسفکوا الدماء فلما قال اللہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیہا من

اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے کہ کوئی (جنت) میں داخل ہوتا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنت سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد کرے گا اور خون خرابہ کرے گا؟ یقینًا جنات اور ان کی اولاد دو ہزار سال پہلے پیدا ہو چکے تھے۔ پھر انھوں نے زمین میں فساد کیا اور خون خرابہ کیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں زمین میں

يفسد فيها ويسفك الدماء يعنون الجن بني الجان فلما افسدوا في الارض بعث عليهم جنودًا من الملائكة فضربوهم حتى الحقوهم بجزائر البحور قال فقالت الملائكة اتجعل فيها من يفسد فيها كما فعل اولئك الجن بنو الجان قال فقال الله اني اعلم مالا تعلمون.

(رواه الحاكم في مستدركه صححه هو والذهبي ۲/۲٦۱)

ایک خلیفہ بنانے والا ہوں، تو فرشتوں نے پھر کہا: کیا تو اس میں خلیفہ بنائے گا؟ جو فساد کرے گا اور خون خرابہ کریگا، یعنی فرشتے جنات اور ان کی اولاد مراد لے رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے زمین میں فساد کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لشکر ان پر بھیجے۔ انہوں نے ان کو مارا یہاں تک کہ انہوں نے ان کو سمندری جزیرے میں پہنچا دیا۔ کہتے ہیں پھر فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں (خلیفہ) بنائے گا؟ وہ اس میں فساد کرے گا جس طرح جنات اور ان کی اولاد نے (فساد اور خون خرابہ) کیا تھا۔ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

مزید برآں امام حاکم اور امام ذہبی دونوں نے ہاروت و ماروت کے قصہ کو صحیح کہا ہے (رواہ الحاکم فی المستدرک ۲/۲٦٦)

یہی چیز حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں۔ (اخرجہ ابن جریر وابن عساکر وسندہ لا بأس بہ۔ فتح القدیر ۱/۱۲۳) (رواہ ابن عساکر ۲/۱۴۱، ۳۴۸)

ایک اور روایت موقوفاً آئی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

لما وقع الناس من بعد ادم عليه السلام فيما وقعوا فيه من المعاصي والكفر بالله قالت الملائكة في السماء يارب هذا العالم الذي انما خَلَقْتَهُمْ لعبادتك وطاعتك قد وقعوا فيما وقعوا فيه وركبوا الكفر وقتل النفس واكل المال الحرام والزنا والسرقة وشرب الخمر فجعلوا يدعون عليهم ولا يعذرون هم فقيل انهم في غيب فلم يعذروهم فقيل لهم اختاروا من افضلكم ملكين امرهما وانهاهما فاختارا هاروت وماروت فاهبطا الى

جب لوگ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جا پڑے جن چیزوں میں جا پڑے یعنی نافرمانی اور اللہ کے ساتھ کفر کرنے میں جا پڑے۔ آسمان میں فرشتوں نے کہا: اے رب یہ عالم جو تو نے ان کو اپنی عبادت اور طاعت کے لئے پیدا کیا تھا وہ تو یقیناً جا پڑا جن چیزوں میں جا پڑا یعنی کفر کرنا، جان کو قتل کرنا، حرام مال کھانا، زنا کرنا، چوری کرنا اور شراب پینا اختیار کر بیٹھے۔ پھر وہ ان پر بددعائیں کرنے لگے اور ان کی معذرت کو رد کرنے لگے۔ ان سے کہا گیا یہ چیز غیب میں ہے۔ پھر بھی انہوں نے معذرت قبول نہیں کی۔ پھر ان سے کہا گیا: اچھا تم اپنے میں سے دو فرشتے جو بہتر ہوں منتخب کر لو میں انہیں

الارض و جعل لهما شهوات بني آدم و امر
هما الله ان يعبداه ولا يشركا به شيئاً
ونهيا عن قتل النفس الحرام واكل المال
الحرام وعن الزنا والسرقة وشرب الخمر
فلبثا في الارض زماناً يحكمان بين
الناس بالحق وذلك في زمن ادريس عليه
السّلام وفي ذلك الزمان امرأة حسنها
في النساء كحسن الزهرة في سائر الكواكب
وانهما اتيا عليها خضعا لها في القول و
ارادا ها عن نفسها فابت الا ان يكونا
على امرها وعلى دينها فسألاها عن دينها
فاخرجت لهما صنماً فقالت هذا اعبده
فقالا لا حاجة لنا في عبادة هذا فذهبا
فعبرا ما شاء الله ثم اتيا عليها فاراداها
على نفسها ففعلت مثل ذلك فذهبا ثم
اتيا عليها فاراداها على نفسها فلما رأت
انهما قد ابيا ان يعبدا الصنم قالت لهما
اختارا احد الخلال الثلاث اما ان تعبدا
هذا الصنم واما ان تقتلا هذه النفس
واما ان تشربا هذه الخمر. فقالا كل هذا
لا ينبغي واهون هذا شرب الخمر فاخذت
فيهما فواقعا المرأة فخشيا ان يخبر الانسان
عنهما فقتلاه فلما ذهب عنهما السكر
وعلما ما وقعا فيه من الخطيئة ارادا ان
يصعدا الى السماء فلم يستطيعا وحيل
بينهما وبين ذلك وكشف الغطاء
فيما بينهما وبين اهل السماء فنظرت

حکم دوں گا اور (چند چیزوں) سے روکوں گا۔ انہوں
نے ہاروت و ماروت کو منتخب کرلیا۔ پھر ان دونوں کو
زمین کی طرف اتار دیا گیا۔ بنی آدم (کی طرح) ان میں
خواہشات ڈال دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا
کہ وہ دونوں اس کی عبادت کریں گے اور اس کے
ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہیں کریں گے اور ان دونوں
کو جان کو قتل کرنے، حرام مال کھانے، زنا کرنے، چوری
کرنے اور شراب پینے سے منع کر دیا گیا۔ وہ ایک زمانے
تک زمین میں ٹھہرے رہے لوگوں کے درمیان حق کے
ساتھ فیصلہ کرتے رہے اور وہ حضرت ادریس علیہ
السّلام کے زمانے میں بھی رہے۔ اس زمانے میں عورتوں میں
سے ایک بہت حسین عورت تھی جس طرح تمام ستاروں
میں زہرا ستارہ حسین ہے۔ وہ دونوں اس عورت کے
پاس آئے اور دلفریب گفتگو کرنے لگے اور اس کو حاصل
کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ دونوں
اس کا حکم مانیں اور اس کے مذہب پر آجائیں۔ ان دونوں
فرشتوں نے اس کا مذہب معلوم کیا۔ اس نے ان دونوں
کے سامنے ایک بُت نکالا۔ اس نے کہا میں اس بُت
کی عبادت کرتی ہوں۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا
ہمیں اس کی عبادت میں کوئی دلچسپی نہیں۔ پھر وہ دونوں
چلے گئے جب تک اللہ نے چاہا وہ ٹھہرے رہے، پھر وہ
دونوں اس عورت کے پاس آئے اور اس کو حاصل
کرنے کا ارادہ کیا۔ عورت نے اسی کے مثل جواب دیا پھر
وہ چلے گئے۔ وہ دونوں اس عورت کے پاس پھر آئے
اور اس کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔ اس عورت نے
دیکھا کہ وہ دونوں بُت کی عبادت نہیں کریں گے (عورت
نے یہ چال چلی)۔ اس نے (فرشتوں سے کہا: تم تین باتوں

الملائكة الی ما وقعا فیہ فعجبوا کل العجب وعرفوا انہ من کان فی غیب فھوا قل خشیۃ فجعلوا بعد ذٰلک یستغفرون لمن فی الارض فقیل لھما اختارا عذاب الدنیا او عذاب الاٰخرۃ فقالا اما عذاب الدنیا فانہ ینقطع ویذھب واما عذاب الاخرۃ فلا انقطاع لہ فاختارا عذاب الدنیا فجعلا ببابل فھما یعذبان۔
(الفتح الربانی جزء ۱۸ ص۲۷ رواہ الحاکم وصححہ)

میں سے ایک بات اختیار کرلو، یا تو تم اس بُت کی عبادت کر دیا اس جان کو قتل کر دو یا یہ شراب پی لو۔ فرشتوں نے کہا ان میں سے ہر کام (ہمارے لئے) جائز نہیں ہیں (ہمارے لئے) شراب پینا آسان ہے۔ اس نے دونوں فرشتوں کی بات مان لی۔ پھر وہ دونوں فرشتے (شراب پی کر) عورت پر جا پڑے۔ ان کو ڈر ہوا کہ یہ انسان ان دونوں کے بارے میں خبر دے گا۔ فرشتوں نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ جب ان کا نشہ جاتا رہا اور ان کو علم ہوا کہ وہ گناہ میں جا پڑے ہیں تو انہوں نے ارادہ کیا کہ آسمان پر چڑھ جائیں مگر وہ طاقت نہ رکھ سکے۔ دونوں فرشتوں اور اس چیز کے درمیان روک لگا دی گئی اور دونوں فرشتوں اور اہلِ آسمان کے درمیان سے پردہ ہٹا۔ فرشتوں نے ان دونوں فرشتوں کی طرف دیکھا کہ وہ کس چیز میں جا پڑے۔ فرشتوں کو بے حد تعجب ہوا اور وہ سمجھ گئے کہ واقعی یہ غیب کا معاملہ ہے اور ڈر کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ اس کے بعد فرشتے جو مخلوق زمین میں ہے بخشش طلب کرنے لگے۔ دونوں فرشتوں سے کہا گیا، دنیا کا عذاب یا آخرت کے عذاب میں سے ایک اختیار کرلو۔ دونوں فرشتوں نے کہا: دنیا کا عذاب تو فنا ہونے والا ہے اور آخرت کا عذاب فنا نہ ہوگا۔ انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کرلیا۔ اب وہ دونوں بابل (شہر) میں ہیں وہاں ان کو عذاب ہو رہا ہے۔

حدیث کی صحت کی مزید وضاحت

اس موقوف حدیث کی دو سندیں ہیں۔ پہلی سند ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے اس کے راوی درج ذیل ہیں:-

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔
(۲) قیس بن عُباد ثقہ ہے۔ (تقریب)

(۳) الربیع بن انس البکری صدوق (تقریب وتہذیب)
(۴) ابوجعفر الرازی صدوق سئ الحفظ (تقریب وتہذیب)
(۵) آدم ابن ابی ایاس ثقہ ہے۔ (تہذیب)
(۶) عصام بن رواد۔صدوق۔ (الجراح والتعدیل ۷/۲۶) ولینہ ابواحمد والحاکم وثقہ ابن حبان۔
(لسان ۴/۱۶۷) حاکم ابواحمد نے نرم اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔
دوسری روایت امام حاکم نے مستدرک میں بیان کی ہے۔
(۱) ابوجعفر الرازی ثقہ ہے (تقریب)
(۲) حکام بن مسلم ثقہ ہے (الفتح الربانی)
(۳) اسحاق بن راھویہ ثقہ ہیں (تقریب)
(۴) محمد بن عبدالسلام ثقہ ہیں (لسان)
(۵) ابوزکریا العنبری ثقہ ہے (لسان)
لہٰذا یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی صحیح ہے (رواہ الحاکم فی مستدرک ۲/۲۶۶ صححہ ھو والذھبی) ایک اور روایت ابن عمرؓ سے ہے (کنزالعمال ۲/۳۶۷) وقال وقفہ اصح یعنی موقوف زیادہ صحیح ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک اور روایت ہے۔ حضرت علیؓ بن حسین بن علی ابن ابی طالب سے کسی شخص نے طواف کی ابتداء کے بارے میں سوال کیا تو حضرت علی بن حسینؓ نے جواب دیا:

اما بدؤ ھذا الطواف بھذا البیت فان الله تبارك وتعالیٰ قال للملائكة اِنی جاعل فی الارض خلیفة فقالت الملائكة ای رب أخلیفة من غیرنا ممن یفسد فیھا ویسفك الدماء ویتحاسدون ویتباغضون ویتباغون ای رب اجعل ذلك الخلیفة منّا فنحن لا نفسد فیھا ولا نسفك الدماء ولا نتباغض ولا نتحاسد ولا نتباغی ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك ونطیعك ولا نعصیك فقال الله تعالیٰ اِنی اعلم ما

رہا معاملہ اس بیت اللہ کے طواف کی ابتداء کا (تو سنو) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا اے ربّ تو ہمارے علاوہ خلیفہ بنائے گا؟ جو زمین میں فساد کرے گا اور خون خرابہ کریگا ایک دوسرے سے حسد کریگا، ایک دوسرے سے بغض رکھے گا اور ایک دوسرے پر سرکشی کرے گا۔ اے رب تو خلیفہ ہم میں سے بنا۔ ہم زمین میں فساد نہیں کریں گے، نہ ہم خون خرابہ کریں گے اور نہ ہم ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے اور نہ حسد کریں گے نہ ایک دوسرے پر سرکشی کریں گے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے

لا تعلمون (اخبار مکہ ص۳۳ فیہ قاسم بن عبدالرحمٰن انصاری ضعفہ ابوحاتم وقال یحییٰ بن معین لیس بالمعروف) (لسان المیزان ۴/۴۶۲) وسندہ حسن ولہ شواہد۔

رہیں گے اور تیری پاکی بیان کرتے رہیں گے۔ تیری اطاعت کریں گے اور تیری نافرمانی نہیں کرینگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

چند اشکالات

① البانی صاحب نے ابن عمرؓ والی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور احمد محمد شاکر نے بھی ضعیف کہا ہے ② ابن حجرؒ نے موسیٰ بن جبیر کو مستور کہا ہے ③ زہیر بن محمد کے حافظہ میں کچھ ہے ④ ابن حجر نے موسیٰ بن سرجس کو بھی مستور کہا ہے ⑤ بعض حضرات نے سالم والی موقوف روایت کو زیادہ صحیح تسلیم کیا ہے ⑥ امام احمد نے کعب الاحبار سے صحیح مانا ہے ⑦ امام احمد نے منکر کہا ہے۔

جوابات

جوابات ملاحظہ فرمایئے:۔

① البانی صاحب نے عن نافع عن ابن عمرؓ والی روایت کو ضعیف کہا ہے، عن سالم عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی روایت کو البانی صاحب نے پیش ہی نہیں کیا۔ یہ روایت ہم نے پیش کی ہے۔ دیکھئے ص۶۔ لہٰذا روایت کے صحیح ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مزید برآں یہ روایت احمد محمد شاکر نے بھی نقل نہیں کی۔

② موسیٰ بن جبیر کو امام ذہبی، امام ابن حبان اور علامہ ہیثمی نے ثقہ کہا ہے۔ مستور کہاں ہوا۔ بعد ازاں حافظ ابن حجر نے ہاروت وماروت کے قصہ کو حسن تسلیم کیا ہے (فتح الباری ۱/۲۲۵ وسندہٗ حسن)

③ زہیر بن محمد صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا راوی ہے۔ زہیر کی متابعت سعید بن سلمہ بن ابی الحسام نے کی ہے۔ سعید بھی صحیح مسلم کا راوی ہے لہٰذا اعتراض لغو ہے۔

④ موسیٰ بن سرجس کی روایت کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے (رواہ الترمذی ۳/۳۰۸) پھر روایت کا انحصار صرف موسیٰ بن سرجس پر ہی نہیں ہے۔

⑤ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرق سے آئی ہے اگر موقوف روایت زیادہ صحیح ہے تو مرفوع روایت کچھ کم ٹھیک سہی۔

⑥ امام احمد نے کعب الاحبار سے صحیح مانا ہے یعنی یہ قصہ بنی اسرائیل کا ہے۔ مرفوعاً ثابت نہیں ہے۔ یہ واقعہ مرفوعاً بھی ثابت ہے دیکھئے سابقہ اوراق۔

⑦ "امام احمد نے اس روایت کو منکر کہا ہے۔" اس روایت میں نہ تو کوئی راوی فاسق وفاجر ہے اور نہ یہ روایت کسی صحیح حدیث کے خلاف ہے تو منکر کہاں ہوئی۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے زہرہ والی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

ایک اور زاویہ سے بحث

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بلغوا عنّی ولو اٰیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۔

(صحیح بخاری)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے : میرے (پیغامات) کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے یا بنی اسرائیل سے منسوب (احادیث) بیان کرو، کوئی حرج نہیں ۔کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے ۔

اس حدیث سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے ۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات کو پہنچانا ۔
(۲) بنی اسرائیل سے منسوب کردہ احادیث بیان کرنا ۔
(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بیان نہ کرنا ۔

اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ بات وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ہاروت وماروت کا جو قصہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ،حضرت عبداللہ بن عباسؓ ،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا ہے اس قصّے کو ضرور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور دیگر صحابہ کرام بھی اس قصہ کو روایت کرتے ہیں مثلاً

عن ابن عباس وابن مسعود وعن اناس من الصحابۃ انھم قالوا لما فرغ اللہ من خلق ما احب استوٰی علی العرش وقال للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ .....

(رواہ ابن عساکر ۲/۳۴۱ وسندہ لاباس ولہ شواہد)

اگر یہ قصہ جھوٹا یا بناوٹی یا بے بنیاد ہوتا تو وہ ہرگز اس قصہ کو بیان نہ کرتے ۔علاوہ بریں کوئی صحابی اس واقعہ کی مخالفت کرتا ،غلط قرار دیتا ، اعتراض کرتا دکھائی نہیں دیتا ۔

اگر یہ کہا جائے کہ متن میں کچھ باتیں ایسی ہیں جو عقل میں نہیں آتیں تو جواباً عرض ہے کہ قرآن مجید میں بھی کچھ باتیں ایسی ہیں جسے عقل تسلیم نہیں کرتی مگر ہم مانتے ہیں ہمارا ایمان ہے کیونکہ وہ قرآن مجید میں ہے مثلاً

(۱) پلک جھپکنے میں کسی کا تختِ بلقیس لے آنا ۔ (قرآن مجید)
(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی کے بورے میں چاندی کا جام رکھ دینا اور قافلے

والوں کو چور کہنا۔ (قرآن مجید)

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام کے بال پکڑنا اور داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچنا اور توریت کو زمین پر پھینک دینا۔ (قرآن مجید)

ہم ان تمام باتوں کو تسلیم کرتے ہیں اس لئے کہ یہ تمام باتیں اللہ کی کتاب قرآن مجید میں ہیں۔ یہی صورت حدیث کے صحیح ثابت ہونے پر ہوگی۔ ہم عقل کی بنیاد پر قرآن مجید کا انکار کر سکتے ہیں اور نہ حدیث کا۔

محمد اشتیاق

امیر جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ۔ ۳۳)

اور قول کے لحاظ سے اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے، عمل صالح کرے اور یہ کہے کہ بے شک میں مسلمین میں سے ہوں۔